بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلة

چہ گویم با تو گرائی چہار قادیان بینی | بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | ہوا بینی شفا بینی بغرض دار الامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۴ | ۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۲۳ھ ہجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام جمعرات ۶ جولائی ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۲

ای جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست	[illegible]
معاونین	۵ روپیہ
برضائے خود	[illegible]
عام قیمت	[illegible]

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماویں۔ وہ بخوشی قبول کیا جائیگا

سردست خریداری کم ہے اور خرچ آمد سے دوگنا ہے۔ اس واسطے امداد کی بہت ضرورت ہے

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائیٹر۔ اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپکی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او با شیر شد اندر بدن — جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد — ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اندر است — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاء است
یک قدم دوری ازاں عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہیں ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اسکی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہواو ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر یک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو

ڈائری

القول الطیب

یکم جولائی ۱۹۰۵ء۔ بعض بیماروں کا ذکر تھا۔ اور ان کے متعلق دعا کا تذکرہ تھا۔ فرمایا۔ ہمارا تو اصل مذہب یہی ہے کہ اگر تمام دنیا کے طبیب ناامید ہو جائیں اور موت کا فتویٰ لگائیں پھر بھی روحانی اسباب کے میسر آنے پر اور کافی توجہ کے پیدا ہونے پر دعا قبول ہو کر شفا ہو جاتی ہے۔ مگر ہم اس معاملہ میں لاچار ہیں۔ کہ ایسی توجہ پیدا ہو جائے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق سے ہو سکتا ہے۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی دعائیں قبول ہوتی تھیں۔ لیکن اصحاب میں سے ایک نوجوان تازہ شادی کردہ جب سانپ سے ڈسا جا کر مر گیا۔ اور دوسروں نے عرض بھی کی۔ کہ اس کے واسطے دعا کیجائے۔ تو آپ نے فرمایا کہ جاؤ اپنے بھائی کو دفن کر دو۔ لوگ دعا کے اصل راز کو نہیں سمجھتے

۴- جولائی ۱۹۰۵ء۔ حاضرین نے ایک اخبار ولائت کا پیش کیا۔ جس میں عیسویت پر کچھ لے دے کی ہوئی تھی۔ فرمایا عیسائیت تو خود بخود ڈگلتی جاتی ہے۔ لیکن بڑا فتنہ اس زمانہ کا دہریت والی سائنس ہے۔ خدانخواستہ اگر اس کو دیر پا مہلت مل گئی۔ تو پھر ساری دنیا دہریہ ہونے کو آمادہ ہو جائے گی۔ سائنس کا اور مذہب کا اس وقت مقابلہ ہے عیسویت ایک کمزور مذہب ہے۔ اس واسطے سائنس کے آگے فوراً گر گیا ہے۔ لیکن اسلام طاقتور ہے۔ یہ اُس پر غالب آئیگا انشاء اللہ تعالے

۶- جولائی ۱۹۰۵ء۔ فرمایا۔ جب خدا کے ساتھ انسان اپنا معاملہ درست کرتا ہے۔ تو خدا اس پر نعمت وارد کرتا ہے۔ ورنہ جھوٹے پر لعنت کی مار پڑتی ہے۔ جھوٹا فلسفہ اور طبعی علوم ہمیشہ سے چلے آتے ہیں۔ مگر ان سے خدا نہیں پہچانا جا سکتا۔

ایک آریہ مخاطب تھا۔ فرمایا۔ خدا سب کا خالق ہے اور وہ ہمیشہ سے خالق ہے۔ قرآن شریف سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ اور اسلام کا یہی مذہب ہے۔ کہ "لم یزل خالقاً"۔ مگر اس کا خلق ہمیشہ ایک قسم کا نہیں کہ ہم کہیں انسان ہی پیدا ہوتے رہے۔ یا بندر ہی پیدا ہوتے رہے۔ بلکہ وہ ہمیشہ سے گوناگوں خلقت کا خالق ہے۔ جس کی حد ہم نہیں پا سکتے جس طرح خالق ازلی ہے۔ اس کی پیدائش بھی ازلی ہے

آریہ نے سوال کیا۔ کہ اسلام کے مطابق تو دنیا آدم سے شروع ہوئی یعنی چھ ہزار سال سے

حضرت نے فرمایا۔ یہ غلط ہے۔ اسلام اور قرآن شریف کا یہ مذہب نہیں۔ کہ دنیا چھ ہزار سال سے ہے۔ یہ تو عیسائی لوگوں کا عقیدہ ہے۔ مگر قرآن شریف میں تو خدا تعالے نے آدمؑ کے متعلق فرمایا ہے۔ کہ انی جاعل فی الارض خلیفہ۔ اب ظاہر ہے۔ کہ خلیفہ اس کو کہتے ہیں کہ جو کسی کے پیچھے آوے۔ اور اس کا جانشین ہو جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ آدمؑ سے پہلے بھی مخلوق تھی۔ آدم اس کا قائم مقام اور جانشین ہوا۔

میں یہ نہیں قبول کر سکتا۔ کہ انسان بار بار کتے۔ بلے اور سور بنتا رہتا ہے۔ نہ میں یہ قبول کر سکتا ہوں۔ کہ کوئی انسان ہمیشہ کے لیئے دوزخ میں رہیگا۔ خدا رحیم و کریم ہے۔ میں اس خدا کو جانتا ہوں۔ کہ جب انسان اس کے سامنے پاک دل کے ساتھ سچی صلح کے واسطے آتا ہے۔ تو وہ اس کے گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ اور اس پر رحم کرتا ہے۔ جو پوری قربانی دیتا ہے۔ اور اپنی زندگی خدا کے ہاتھ میں دیدیتا ہے خدا ضرور اُسے قبول کر لیتا ہے۔ بندر اور سور بننے کا عقیدہ تو انسان کی کمر توڑ دیتا ہے۔ مسلمان ہونے کے یہ معنے ہیں کہ انسان اپنی تمام عملی اور اعتقادی غلطیوں سے دست بردار ہو جائے

اخبار قادیان

۱- حضرت اقدس بمعہ خدام بخیریت ہیں۔ کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم کا ضمیمہ لکھا جا رہا ہے

۲- اس ہفتہ میں باہر کے دوستوں میں سے سردار فضل حق صاحب رئیس ضلع لائل پور۔ مستری احمد الدین صاحب ساکن بھیرہ۔ مولوی اللہ دین صاحب ساکن لدھیانہ۔ مولوی احمد الدین صاحب ملتان۔ و دیگر احباب مقیم ہیں۔ مولوی اللہ دین صاحب مختلف مقامات پنجاب میں عیسائیوں کے ساتھ خوب مقابلہ کرتے رہتے ہیں اور عیسائیوں کی مستند کتب کے ذریعہ سے ان کو زیر کرتے رہتے ہیں

۳- لاہور سے اس ہفتہ میں بابو میاں غلام حسین صاحب کلارک اور ڈاکٹر حکیم نور محمد صاحب تشریف لائے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف جس کثرت سے حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے ہیں۔ ان کا نمونہ لاہور کے دیگر احباب کو بھی اختیار کرنا چاہیئے

۴- یکم جولائی ۱۹۰۵ء سے اخبار بدر کا پریس اور دفتر جناب سید محمد علی شاہ صاحب کے مکان میں لگایا گیا

فقیہوں اور فریسیوں کی روح بوٹامل عیسائی کی شکل میں

۔ مانانوالہ کے عیسائی واعظ بوٹا مل نام نے مسیح اوّل کی دوبارہ آمد پر ایک بے سی کلام کرتے ہوئے بغیر کسی تعلق اور سباق اور سیاق کے حضرت مرزا صاحب کا ذکر کرتے ہوئے کہ دیا ہے۔ کہ شاید سلطنت مغلیہ کے زوال کا دل میں کانٹا چبھتا ہے۔ اس فقرہ کے بیلنے میں بوٹامل صاحب نے ٹھیک ان فریسیوں کا پارٹ لیا ہے۔ جن کو جب غریب مسیح یسوع پر اور کوئی بات نہ ملی۔ تو حاکم کے سامنے نالش کی۔ کہ یہ شخص بادشاہ کے برخلاف بغاوت کرتا ہے اور لوگوں کو ٹیکس دینے سے روکتا ہے۔ اور دیگر اس قسم کی واہی تباہی باتیں کہنی شروع کر دیں۔ گویا یہ اپنے آپ کو یہودیوں کا بادشاہ بھی کہتا تھا۔ اور اپنے مریدوں کو تاکید کرتا تھا۔ کہ کپڑے بیچ کر بھی تلواریں خرید کرو۔ اور گرفتاری کے وقت ایک مرید نے پولیس کے مقابلہ میں تلوار اٹھا کر ایک شخص کا کان بھی اڑا دیا تھا۔ اور گو ممکن ہے کہ اپنی زندگی کے ابتدائی زمانہ میں یسوع کو یہ دھوکہ لگا ہو کہ میں یہودیوں کا بادشاہ بن جاؤں گا۔ تاہم آخری وقت گرفتاری کے ایام میں جس ناکامی اور نامرادی کا منہ اس شخص کو دیکھنا پڑا اور جس بے کسی میں وہ دشمنوں کے ہاتھ میں دیا گیا۔ یہاں تک کہ بارہ پیارے دوست بھی بھاگ گئے۔ اور آسمان کی کنجیاں لینے والے نے بھی لعنت کی۔ ان سب باتوں سے عیاں ہے۔ کہ ایسے شخص پر دعویٰ بادشاہی کا الزام سراسر افترا تھا۔ تعجب ہے۔ کہ یہاں تو کوئی ایسی علامت بھی نہیں جس سے ایک بداندیش کو یہ شک کرنے کا موقعہ ہو۔ معلوم ہوتا ہے کہ بوٹامل کو باوجود عیسائی ہو جانے کے بھی وہ عادت جاتی نہیں رہی جو نمک تیل بیچنے کے وقت ہندوؤں سے ظاہر ہوا کرتی ہے اور خدا کے مسیح کے پُرجلال (جلال سے مراد گدھے کی سواری والا جلال نہیں) نشانات کو پورا ہوتے ہوئے دیکھ کر اندر ہی اندر ایسا حسد کا کیڑا لگا ہے۔ کہ بجز اتہام باندھنے اور افترا کرنے کے اور کچھ بن نہیں سکا۔ بندۂ خدا اگر تم حضرت مرزا صاحب کے متعلق کچھ لکھنا چاہتے ہو۔ تو بہت سے دلچسپ مضامین آپ کے لئے موجود ہیں۔ جن کا حضرت مسیح موعود نے اپنی کتب میں ذکر کیا ہے۔ مثلاً قبر کشمیر۔ لفظ لعنت کی تشریح صلیبی موت سے بچنا۔ یوسف نجار کی دوسری بیویوں کے ہوتے ہوئے مریم کا نکاح۔ یسوع کے بھائی بہن مریم کے پیٹ سے۔ انجیل کی اخلاقی باتوں کا ناقص ہونا۔ اناجیل کی بے اعتباری۔ اصل اناجیل کا گم ہو جانا۔ وغیرہ بہت سے مفید بحثیں ہیں۔ اگر کچھ علم اور لیاقت ہے۔ تو ان میں سے کسی پر گفتگو کیجئے۔ ورنہ خاموشی سے ہی پردہ پوشی کر کے اپنا گذارہ کیجئے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

حضرت مولوی نور الدین صاحب کا

درس قرآن شریف

(سورۂ نور)

درس شروع کرنے سے پہلے حضرت مولوی صاحب نے فرمایا کہ میرے ایک شیخ تھے۔ حضرت شاہ عبد الغنی صاحب نام مجددی۔ اور میں نے اُن کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اور اب تک اُن کا معتقد ہوں۔ وہ فرماتے تھے۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے اس سورۃ میں سے ایک آیت پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور میرا بھی اتنی عمر کا تجربہ ہے۔ کہ یہ بات درست ہے۔ اس واسطے اس سورہ کو بہت غور اور توجہ سے سننا چاہیئے۔ اور اس پر عمل کرنے کی سعی کرنی چاہیئے چونکہ حضرت مولوی صاحب نے اس کے متعلق اس قدر تاکید کی ہے۔ اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس سورۃ کا درس سلسلہ وار سارا درج کیا جائے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سُوْرَةٌ اَنْزَلْنٰهَا وَفَرَضْنٰهَا وَاَنْزَلْنَا فِيْهَآ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ لَّعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ۔ یہ ایک سورۃ ہے۔ ہم نے اس کو نازل کیا۔ اور ہم نے اس کو فرض کر دیا۔ اور ہم نے اس میں احکام اتارے ہیں۔ جو کھلے کھلے ہیں تاکہ تم عملدرآمد کرو۔ اور قابل ذکر بن جاؤ۔ اس سورۃ پر عمل کرنے کے واسطے کس قدر تاکید اللہ تعالیٰ نے کی ہے۔ اوّل فرمایا ہم نے اتارا۔ پھر فرمایا ہم نے فرض کیا۔ فرض تو سارا قرآن شریف ہے۔ کہ اس پر عمل کیا جائے۔ مگر اس سورۃ کو پھر بالخصوص فرض فرمایا تاکہ مسلمان اس کی طرف توجہ کریں۔ آیت بینٰت۔ کھلے کھلے احکام۔ موٹی باتیں جن کو سب لوگ سمجھ سکتے ہیں کوئی پیچیدہ اور ناقابل فہم یا خلاف عقل باتیں نہیں ہیں بلکہ ایسی عمدہ اور درست باتیں ہیں۔ جو ہر شخص کی سمجھ میں آ سکتی ہیں۔ لعلکم تذکرون۔ اس پر عمل کرنے کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ تم قابل ذکر آدمی بن جاؤ گے۔ مشاہیر زمانہ میں سے بن جاؤ گے۔ لوگ تم کو نمونہ پکڑیں گے اور امام بنائیں گے

(۱) اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ۔ زانی مرد اور عورت ہر ایک کو ان دونوں میں سے ایک سو کوڑہ مارو یہ پہلا حکم ہے۔ جو اس سورہ شریف میں نازل ہوا کہ جب کسی مرد اور عورت پر زنا کا الزام ثابت ہو جائے۔ تو ان کی سزا یہ ہے۔ کہ مرد کو بھی سو کوڑے مارے جائیں۔ اور عورت کو بھی سو کوڑے مارے جائیں

(۲) وَلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔ اور نہ پکڑے تم کو ان دونوں کے ساتھ نرمی اور ترس کھانا۔ اللہ تعالیٰ کے دین کے معاملہ میں۔ اگر ہو۔ تم ایمان والے ساتھ اللہ کے۔ اور دن پچھلے کے کیا معنے۔ مومنوں کو نہیں چاہیئے۔ کہ ایسے لوگوں پر ترس کھا کر ان سے درگذر کر دیں۔ اور ان کو سزا نہ دیں۔ کیونکہ اس میں فتنہ و فساد ہے۔ اور بالآخر مفید امر ان کے واسطے اور قوم اور تمدن کے واسطے بھی ہے۔ کہ ایسے جرم کا مرتکب کھلے طور پر اپنی سزا کو پہنچے

۳۔ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ۔ اور چاہیے۔ کہ مشاہدہ کرے۔ ان کے عذاب کو ایک گروہ مومنوں کا۔ سزا پبلک میں دینی چاہیئے۔ اور مومنوں کو وہاں جمع ہونا چاہیئے۔ آج کل نیک کہلانے والے ایک جھوٹی نرم دلی کا بہانہ کر کے ایسے موقع پر جانے سے پرہیز کرتے ہیں۔ ایسا خیال گناہ ہے۔ کیونکہ حکم الٰہی کے برخلاف ہے

۴۔ اَلزَّانِيْ لَا يَنْكِحُ اِلَّا زَانِيَةً اَوْ مُشْرِكَةً وَّالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَآ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ۔ زنا کرنے والا مرد نہیں نکاح کیا کرتا۔ مگر ایسی عورت سے جو زناکار ہو چکی ہے۔ یا کسی مشرکہ عورت سے۔ اور زنا کرنے والی عورت نہیں نکاح کیا کرتی۔ مگر کسی ایسے مرد سے۔ جو زناکار ہو چکا ہو۔ یا کسی مشرک سے۔ اور حرام ہے۔ یہ بات مومنوں پر۔ کیا معنے۔ کوئی مومن زناکار سے نکاح نہ کرے۔ تعلقات شادی سے پہلے جہاں دوسرے امور کی تحقیق و تفتیش کی جاتی ہے۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ اچھی طرح سے دریافت کر لیا جاوے۔ کہ مرد یا عورت ایسے نہ ہوں۔ جو زنا میں گرفتار ہیں۔ یہ تجربہ کی بات ہے کہ نیک بدکار کے مناسب حال نہیں ہوتا۔ اور بدکار نیک کے مناسب حال نہیں ہوتا

سوال۔ التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ جب گناہ سے توبہ کرنے کے بعد تائبہ ایسی ہو جاتی ہے۔ کہ گویا اُس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔ تو پھر دوسری عورتوں کی طرح اس کا نکاح مومن کے ساتھ کیوں جائز نہیں ؟

جواب۔ ایک کنچنی اپنے پیشہ کو چھوڑنے کے بعد بھی سب کے درمیان کنچنی ہی کہلاتی ہے۔ کوئی اس کو تائبہ نہیں کہتا۔ ہندو مسلمان ہو جاتا ہے۔ تو پھر اس کو کوئی ہندو نہیں کہتا۔ لیکن کنچنی باوجود نکاح کر لینے کے بھی لوگوں کے درمیان کنچنی ہی مشہور رہتی ہے۔ علاوہ ازیں گذشتہ عادت بد کا کچھ ایسا اثر اندر ہی اندر رہتا ہے۔ کہ اس کا جانا مشکل ہوتا ہے۔ اس پر حضرت مولوی صاحب نے ایک قصہ سنایا جو ان پر گذرا۔ کہ ایک دفعہ ایک کنچنی تائبہ ہو کر ہمارے پاس آئی۔ اور کہا کہ میں آپ سے نکاح کرنا چاہتی ہوں۔ ہم نے اس کو اسی آیت شریف کے حکم کے مطابق جواب دیا لیکن وہ اس خیال سے باز نہ آئی۔ اور ہمارے پیچھے پڑی رہی۔ تو ہم نے جواب دیا۔ کہ ایک علیحدہ مکان لے لے۔ اور گندے کام کو بالکل ترک دے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تیرا یہ نام ہٹا دے۔ انہیں دنوں میں ایک نوجوان امیرزادہ جو ہمارا بھی [illegible] تھا۔ اس کے پاس پہنچا۔ اور اس کو اس طرح سے پھسلایا کہ میں ذمہ لیتا ہوں۔ کہ تمہارا نکاح مولوی صاحب سے کرا دوں گا۔ مگر چونکہ پھر تم ہمیشہ کے واسطے پردہ نشین ہو جاؤ گی۔ اس واسطے اب تم ایک رات کے لئے میرے مکان پر آ جاؤ۔ اپنی گذشتہ عادت بد کے مطابق اس کے واسطے یہ امر قبول کرنا مشکل نہ ہوا۔ چنانچہ وہ اس کے مکان پر چلی گئی۔ رات کو اس بدکار نے شراب نوشی سے اپنا درد شکم ظاہر کیا۔ اور مجھے بلانے کو آدمی بھیجا کہ میں اس کا علاج کروں۔ اگرچہ میں خود نہ گیا۔ تاہم میرے شاگرد کے جانے کا یہ نتیجہ ہوا۔ کہ وہ عورت پھر کبھی میرے پاس نہ آئی اور اُس جوان نے صبح کو ہم کو کہا۔ کہ دیکھو۔ کس آسانی سے ہم نے اس عورت کو آپ کے پاس سے دفع کیا

عیسائیوں پر ۲۰ اعتراض

پنجاب کے عیسائی اور بالخصوص اُن کا لیڈر از تق نور افشان مولوی الٰہ دین صاحب واعظ لدھیانوی کے نام سے بخوبی واقف ہیں۔ کیونکہ مولوی صاحب موصوف بائبل اور بائبل والوں کے اندرونی حالات سے اچھی طرح آگاہ ہونے کے سبب عموماً پادری لوگوں کی خدمت میں مصروف رہتے ہیں۔ چنانچہ مولوی صاحب نے ایک کتاب میں ۲۰ سوال لکھ کر شائع کئے ہیں۔ اور پادریوں سے ان کا جواب طلب کیا ہے۔ اعتراضات مدلل اور معقول ہیں۔ ہم کسی آئندہ پرچہ میں انشاء اللہ ان پر مفصل ریویو کریں گے۔ فی الحال اتنا لکھنا کافی ہے۔ کہ نیٹو اور ولایتی پادری صاحبان اس رسالہ کو بغور مطالعہ فرما دیں۔ اور معترض کی لیاقت اور محنت کی داد دیں

المنصور۔ ایک ماہوار رسالہ ۲۰ صفحہ کا سلسلہ احمدیہ کی تائید میں دہلی سے شائع ہوتا ہے۔ اس کے ایڈیٹر مخدومی اخویم محمد اسمٰعیل صاحب ہیں اس رسالہ میں دلچسپ مضامین کے علاوہ خدا کی تازہ وحی ماہ بماہ شائع ہوتی ہے اور دنیا کی مختلف خبریں بھی درج ہوتی ہیں ایڈیٹر صاحب بائبل کے مختلف مقامات کی پیشگوئیوں سے اکثر لطیف اور عجیب استدلال پیش کرتے ہیں۔ قیمت سالانہ معہ محصولڈاک عوام سے عہ اور طلبا اور غربا سے صرف ۱۲ء مقرر رکھی ہے۔ احباب کو اسکی طرف بھی ضرور توجہ کرنی چاہیئے

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک ولایت

یوسی فس کی تاریخ - یسوع مسیح کے زمانہ میں اس کے قریب ایک مورخ یوسی فس نام گذرا ہے جو قوم اور مذہب [illegible] یہودی تھا اس نے ایک تاریخی کتاب لکھی ہے جس میں [illegible] یسوع [illegible] جو انجیل میں بھی پائے جاتے ہیں اور [illegible] پادری [illegible] بہت فخر کیا کرتے ہیں مگر اصل بات یہ ہے کہ وہ فقرے بھی انجیل کے مجموعہ کے اکثر حصہ کی مانند بالکل جعلی ہیں۔ حال میں ہمارے پاس ولایت کی ڈاک میں ایک اخبار آیا ہے جسمیں اس مضمون پر بحث کی گئی ہے - ہم اسمیں چند فاضل محقق عیسائیوں کی رائے ان فقرات کے متعلق درج کرتے ہیں۔ مشہور مورخ گبن لکھتا ہے کہ یہ فقرات یوسی فس کی کتاب میں جعلی ہیں اور کسی نے اوری گن اور یوسی بس کے زمانہ کے درمیان درج کر دیے ہیں۔ ڈاکٹر لارڈنر صاحب کی بھی یہی رائے ہے - عیسائیوں کے بزرگ جسٹن مارٹن - کلیمینٹ - ٹرٹلین اور اوریگن یوسی فس کی کتاب سے بخوبی واقف ہے - مگر انھوں نے ان دلچسپ فقرات کا کبھی کہیں ذکر نہیں کیا بشپ واربرٹن نے بھی کہا ہے کہ یہ فقرات بالکل جعلی ہیں اور ان کا ذکر کرنا بیہودہ ہے - ڈاکٹر گارنر صاحب کہتے ہیں کہ تیسری صدی میں کسی بزرگ عیسائی نے اس شرمندگی کو دور کرنے کے واسطے کہ اتنے بڑے مورخ نے یسوع کا ذکر اپنی کتاب میں نہیں کیا - اپنے پاس سے چند فقرے ایک قلمی نسخہ میں جڑ دیے تاکہ آئندہ عیسائی پادریوں پر کوئی اعتراض نہ کرے - ڈی کوینسی صاحب بڑے زور سے اپنی کتاب میں تحریر کرتے ہیں کہ سوائے پاگلوں کے ہر ایک آسانی سے یہ تسلیم کریگا کہ یہ فقرات جعلی ہیں +

مشن ایک غلطی پروفیسر سٹار صاحب نے شکاگو کی یونیورسٹی میں اپنے طالب علموں کے آگے بیان کیا ہے کہ غیر ملکوں میں مشنری بھیجنا بڑی غلطی کا کام ہے افریقہ کے مردم خوار وحشیوں کی بھی پہلی حالت اچھی ہوتی ہے بہ نسبت اس کے کہ مشنری اُن میں جائیں اور اپنی تہذیب انہیں پھیلائیں۔ ہمارے مشنریوں نے ان لوگوں کی سادہ رہایش میں شراب نوشی [illegible] پوشی اور اکڑی ہوئی قمیصوں کے سوائے اور کوئی فائدہ کی بات زیادہ نہیں کی - افریقہ کا حبشی اگر حبشی ہی رہتا بجائے اس کے کہ وہ عیسائی تہذیب کے ساتھ ایک ظاہری وضع اور شراب نوشی اختیار کرے - تو بہتر ہوتا **کلے برٹن** کہتا ہے کہ عیسوی مذہب میں ایسی باتیں پائی جاتی ہیں جو زمانہ کے علمی اور عقلی ترقی کے ساتھ مطابقت نہیں کھا سکتیں - تثلیث کا مخفی راز کفارہ کی بیہودہ بات اور دیگر بہت سی ایسی باتیں ہیں جنکو عقلمند تسلیم نہیں کر سکتا +

مدرسہ تعلیم الاسلام

مدرسہ تعلیم الاسلام کی ضرورت اور فوائد پر بہت کچھ پہلے لکھا جا چکا ہے اور احباب اُس سے بخوبی واقف ہیں مختصراً حضرت امام نے خود اس مدرسہ کی بنیاد رکھی اور جماعت احمدیہ کا فرض قرار دیا کہ اسکے واسطے **ہر فرد** احمدی باقاعدہ ماہوار چندہ دیا کرے - بلکہ حضرت امام علیہ السلام نے یہانتک **حکم** دیا کہ جو شخص چندہ لنگر کے سوا کسی اور چندہ کی استطاعت اپنے اندر نہیں رکھتا وہ لنگر کے چندہ میں سے ہی چوتھا حصہ کاٹ کر مدرسہ کے امین کو علیحدہ بھیجدے - ان الفاظ کے بعد اس امر پر گفتگو کرنے کی کچھ ضرورت نہیں رہتی کہ مدرسہ کی اعانت آپ صاحبان کے واسطے کسقدر ضروری ہے - پیارے احمدیو! خدا نے جس سلسلہ کو قائم کیا ہے وہ اپنی ترقی کی معراج کو پہنچیگا - مدرسہ ایک نہیں لاکھوں بنیں گے کالج ایک نہیں ہزاروں ہوں گے - اور یونیورسٹی ایک نہیں سیکڑوں قائم ہوں گی - پر خدا نے جس ثواب کا وقت آپ لوگوں کو عطا کیا ہے وہ وقت پچھلوں کی قسمت میں نہیں ہے - آج کا دیا ہوا ایک پیسہ اُسوقت کو ہزار بلکہ کئی ہزار کے برابر ہوگا - پس تم اٹھو اور وقت کو غنیمت سمجھو اور مدرسہ کی اعانت میں فراخدلی سے کام لو - کم از کم دو ماہ کی تنخواہ مدرسہ فنڈ میں ہر وقت جمع رہنی چاہیے - اور یہ بات سردست ایکہزار کے ڈونیشن اور آیندہ پانچ سو روپیہ ماہوار کے باقاعدہ چندہ کے ساتھ حاصل ہو سکتی ہے - تمام روپیہ امین مدرسہ کے نام آنا چاہیے +

ایک عظیم الشان نشان

صداقت مسیح الزمان

آج کی صبح بھی کیسی مبارک صبح تھی جبکہ میں نماز فجر ادا کرتے ہوئے میرے دل میں یہ خیال ڈالا گیا جسے میں یقیناً خدا تعالیٰ کیطرف سے سمجھتا ہوں - وہ کیا ؟

سُنیے براہین احمدیہ میں ۲۵ برس سے یہ الہام شائع ہو چکا ہے "یَا اٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَ زَوْجُكَ الْجَنَّةَ" اے آدم (مراد حضرت مرزا صاحب) تو اور تیرے ساتھی بالخصوص ام المومنین باغ میں سکونت اختیار کرو - کسی کے خواب وخیال میں بھی یہ بات نہ تھی کہ حضور علیہ السلام کی مبارک زندگی میں ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آپ کو ضرورۃً باغ میں کچھ مدت سکونت اختیار کرنی پڑے گی - نادان معترض کہہ سکتا ہے کہ دیدہ و دانستہ تکلف کے ساتھ بھی اس الہام کو سچ کر دکھایا جا سکتا ہے [+] مگر دیکھو موجودہ صورت میں کسی تکلف کے ساتھ کام نہ لیا گیا - خود واقعات ہی ایسے پیش آ گئے کہ آپکو باغمیں رہنا پڑا - بھلا بتلاؤ کہ کیا یہ الہام پبلک پر ظاہر کرتے ہوئے آپ کو یا آپ کے اصحاب واحباب میں سے کسیکو معلوم تھا ؟ کہ ۴ر اپریل کو خوفناک زلزلہ آئے گا اور پھر آپ باہر باغمیں جا ڈیرہ ڈالیں گے ؟ ہرگز نہیں پس میں بڑے یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ کارروائی خدا کی طرف سے ہوئی ہے - اللہ اللہ اس زمانہ کے برگزیدہ رسول کا وجود بھی از سر تا پا آیت اللہ ہے کہ اسکی ہر ایک حرکت وسکون میں ایک نہ ایک نشان مخفی نظر آتا ہے مگر افسوس کہ شپرہ چشموں کو یہ نور نظر نہیں آتا اور وہ ابھی تک اندھیرا اندھیرا ہی پکارتے چلے جاتے ہیں - میری روح اس وقت خدا تعالیٰ کی جناب میں سجدے کر رہی ہے کہ ۲۵ برس کی پیشگوئی پوری ہوئی حالانکہ کسیکو گمان تک نہ تھا کہ یوں ہوگا - بلکہ میں کہہ سکتا ہوں کہ احمدی جماعت کے اکثر ممبروں کو بھی اس پیشگوئی کے پوری ہونیکی طرف توجہ نہیں ہوئی چہ جائیکہ مخالفوں کو معلوم ہو جو بدر نبوۃ کو نصف السماء پر آتے ہوئے دیکھ کر بھی کہہ رہے ہیں کہ "کوئی نہیں" اے آنکھ کے اندھو اگر کوئی نہیں تو پھر ظلمات میں بھٹکتے پھرو - ہمیں کیا ؟ اگر تم لوگ **غور سے دیکھو** تو حضرت **مسیح موعود** کی بات بات میں معجزہ ہے - دیکھو پچھلے بدر میں میں نے دیکھا کہ حضرت فرماتے ہیں ایکدفعہ بارش ہوں اور ٹھنڈک پڑ جائے تو اندر والے مکان میں چلے جاویں - ان الفاظ کا منہ سے نکلنا تھا کہ فرشتے اس کے

نوٹ [+] اس الہام کو اگر عملاً پورا کرنا ہوتا تو اس سے پہلے ایسا موقعہ نکالا جا سکتا تھا مگر دیکھو ایک خاص موقعہ پر وہ بات پوری ہوئی جسکی خبر ۲۵ برس پہلے دی حالانکہ کوئی شخص ایکدن اپنے زندہ رہنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا - منہ

پورا کرنے کے اسباب بہم پہونچانے میں لگ گئے - اور آج ۳ جولائی کو صبح کے وقت ایسی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی کہ موسم سرما معلوم ہوتا تھا غرض دیکھنے والوں اور عقل سے کام لینے والوں کے لیے تو بہتیرے نشان ہیں مبارک وے جو مسیح کے حضور میں زندگی گذارتے اور ہر روز ایک نہ ایک نشان دیکھ کر لذت ایمان سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں ؛ (احمدی گجراتی از گولیکی)

ہماری سوشل زندگی

یہ ایک نہایت ضروری معاملہ ہے جس کیطرف بزرگان ملت کی توجہ درکار ہے اور حضرت الحکم و العدل کے فیصلہ کا انتظار ہے ؛

ختنہ - شادی - موت - یہ تین تقریبیں ایسی ہیں کہ جو ہر ایک کو اپنی زندگی میں پیش آتی ہیں ان موقعوں پر کئی رسوم ادا کرنے کی عادت ہے جن کی ابتدا کو اگر نظر غور سے دیکھا جاوے تو ضرور کسی نہ کسی حکمت پر مبنی ہے گو اب بعض غلط فہمیوں نے اسے نہایت قبیح و بدقبیح صورت میں کر دیا ہے مگر خدا تعالے کو اپنے ماتحتوں سے معطر کیے ہوئے مسیح موعود کے ذریعہ ایسی جماعت طیار کرنی منظور ہے جو ہر بات میں کتاب و سنتہ پر قدم مارنے والی ہو اور دنیوی نام و نمود کی بھوکی نہ ہو - یہ تو ٹھیک لیکن میرے بھائیو! تم جانتے ہو کہ اصلاح ہمیشہ آہستہ آہستہ ہوتی ہے - ان ہی تقریبوں پر بعض بھائی ایسی مشکلات میں پھنس جاتے ہیں کہ وہ کچھ نہیں جانتے کہ کیا کریں افسوس کہ کوئی ایسا رسالہ نہیں جس کے ذریعہ عام سے عام آدمی بھی سمجھ سکے کہ مجھے کیا کرنا چاہیے - سُنیے احمدی ہونے سے پہلے تنبول دینے کا قاعدہ تھا اور جن سے اب واپس وصول کرنا ہے وہ کبھی تنبول نہ دینگے (جسکی تعداد بعض اوقات پانچسو بلکہ ہزار سے بھی بحیثیت مجموعی زیادہ ہوتی ہے) جبتک کہ وہ تمام رسوم ادا نہ کریں جو ان کی برادری میں رائج ہیں اور جبتک وہ انکو کھانے نہ کھلائے گا جو نکاح ہونے سے پہلے اسکی قوم میں کھلائے جاتے ہیں ایسے موقعہ پر کیا کرنا چاہیے اس کا جواب دینے کے میں لائق نہیں ؛ پھر اگر شادی کسی غیر احمدی کے گھر میں ہے تو اور کئی بدعات کا مرتکب ہونا پڑیگا اور دیہات میں تو بہت ہی مشکل ہوتی ہے جسکو کچھ دیہاتی ہی سمجھ سکتے ہیں ؛

دیکھو دیہات میں خدمتگاروں کو ماہوار معاوضہ دینے کا دستور نہیں بلکہ ان سب کی اُمیدیں ایسی ہی تقریبوں پر لگی ہوتی ہیں اور وہ شادی غمی کے موقعہ پر اپنا اپنا حق لے لیتے ہیں اور حق لینے کے لیے بعض رسوم مقرر ہیں اُسوقت ایک احمدی حیران ہو جاتا ہے جب وہ دیکھتا ہے کہ سنتہ رسول میں تو قبر پر خرچ کرنے کی کوئی نظیر نہیں ملتی مگر دیہات میں رہ کر وہ ایسا نہ کرے تو گویا اسکے یہ معنی ہیں کہ وہ گاؤں میں نہیں رہنا چاہتے اسکو بالضرور تمام کمیئوں کو دو دو روپیہ روپیہ آٹھ آنے دینے پڑینگے نہ صرف اپنی طرف کے کمیئوں کو بلکہ تمام گاؤں کے غیر کاشتکار خدمتگاروں کو دائرہ - مسجد - دھرم سالہ - خانقاہ کے اخراجات بھی ایسے مواقع پر نکلتے ہیں پس جب کبھی بوڑھا آدمی مر جاوے تو چالیس پچاس روپیہ خرچ کرنا ضروری ہے - اب اس خرچ سے اپنے تئیں کسطرح بچاوے ؟ کیونکہ تمدنی زندگی کے اعتبار سے ایسا کرنا نہایت ضروری ہے گاؤں میں ایکدوسرے سے کام ہوتا ہے - شادی میں برات آجاوے تو اُس کے لیے چارپائیاں اور بستر جمع کرنے اُن کے گھوڑوں کا چارہ اکٹھا کرنا اور بہت سے سامان کا بندوبست کرنا یہ سب اسی پر موقوف ہے کہ پہلے ایک عام روٹی جسے وڑ کہتے ہیں کھلاوے مگر اسکی سُنت میں کوئی نظیر نہیں - کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ برات ہی کیوں آوے ایسے حضرت کو معلوم ہو کہ صرف برات ہی نہیں اور بھی کئی مشترکہ کام ہیں جنکے لیے ضرور دوسروں کا محتاج اور وہ کام مفت اور بسہولت اسی صورت میں نکل سکتے ہیں کہ ایسے اخراجات کیے جائیں - نیز باہمی تعلقات قائم رکھنے اور کم از کم اپنے تئیں شر سے محفوظ رکھنے کیلیے نہایت ضروری ہے کہ گاؤں میں ایک عام دعوت بھی نہ کی جاوے جو ایسے موقعوں پر ہوتی ہے - اگر ایسا نہ کیا جاوے تو پھر گویا آپسمیں کچھ اُنس نہیں بڑھتا - پس میں حیران ہوں کہ کیا کیا جاوے - اگر سال میں کوئی موقعہ بھی ایسا پیش نہ آوے کہ اسکے دسترخوان پر اسکے بھائی جمع ہوں تو گویا پھر سمجھنا چاہیے کہ انمیں کوئی محبت نہیں اور یہ ایک فطرتی بات ہے کہ محبت ایکدوسرے کو ہدیہ دینے سے ہی بڑھتی ہے - پس میں پوچھتا ہوں کہ ان مشکلات سے کیونکر نکلیں پھر بعض باتیں دینی رنگ میں ایسی شائع ہیں کہ انکا چھوڑنا سخت مشکل نظر آتا ہے - مثلاً فاتحہ خوانی یہ ایک عام قاعدہ ہے کہ جب کسی کا کوئی مر جاتا ہے تو وہ دائرہ پر چٹائی بچھا کر بیٹھ جاتا ہے جو آتا ہے وہ ہاتھ اُٹھا کر کچھ پڑھتا ہے اس کا نام فاتحہ ہے ہم سنت میں اسکی کوئی نظیر نہیں دیکھتے - مگر یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ دینی نہیں دنیوی تعلق رکھنے کے لیے ہی انکو پوچھنا تو ہوا تو اب جا کر فاتحہ نہ پڑھی جاوے تو وہ اُلٹا افسوس کریں - جس نے یہ رسم ڈالی اسکی مراد تو یہ معلوم ہوتی تھی کہ میت کے لیے ملکر بار بار دعائے مغفرت کی جاوے شاید اس نیت سے ایسا کرنا جائز ہو - مگر کیا صحابہ کرام ایسا کرتے تھے کہ جسکا کوئی مر گیا ہو اُسکے پاس آکر ہاتھ اُٹھا کر فاتحہ پڑھتے ؟ ہرگز نہیں ؛ تو پھر کیا کیا جاوے - میں چاہتا ہوں کہ ان باتوں کے لیے کوئی فیصلہ کُن تحریر لکھی جائے - (احمدی گجراتی از گولیکی)

پردہ نسوان

اخبار سول ملٹری نیوز لُدھیانہ رقمطراز ہے کہ ولایت میں پردہ نسوان کا مسئلہ ۹ مئی کو نیشنل انڈین ایسوسی ایشن کا جو جلسہ ولایت میں ہوا تھا اُس میں پردہ نسوان کے مسئلہ پر بھی بحث ہوئی اس مسئلہ میں اس قوم کے خیالات جس کی تائید میں آجکل کے نوجوان تعلیم یافتہ بیپردہ دری پر کمربستہ پائے جاتے ہیں لیڈی ایلٹ اور سر ڈبوڈ بارچیر میں جلسہ مذکورہ کی تقریر سے جو ذیل میں درج کیجاتی ہے صاف صاف ظاہر ہو رہے ہیں جن خیالات پر غور کرنے سے یہ بات کسی طرح سمجھ میں نہیں آسکتی کہ بےپردگی کے شائقین جب خود اس قوم کی سربرآوردہ اور تجربہ کار اشخاص جنکی وہ تقلید کرنا چاہتے ہیں اُن کے خیال کی تائید نہیں کرتے تو پھر وہ کیا سوچ سمجھ کر کوشش اور ہٹ دھرمی پر تلے ہوئے ہیں ؛

لیڈی ایلٹ نے اس جلسہ میں بیان فرمایا کہ میں کسی طرح اسبات کو جائز نہیں سمجھتی کہ پردہ کا موجودہ طریقہ جو ہندوستانی عورتوں میں رائج ہے ترک کر دیا جاوے - ہندوستان ابھی اسدرجہ تعلیم و ترقی پر نہیں پہونچا کہ وہاں مثل لیڈیان یورپ عورتوں کو بےپردہ کر دیا جاوے بلکہ ابھی یہی مناسب ہی کہ عورتیں قدیم دستور کے مطابق رسم پردہ کی پابند رکھی جائیں - اس خیال میں لیڈی صاحبہ سر ڈیوڈ بارچیر میں جلسہ کی ہمزبان تھیں جن کی تقریر کا لُب لباب بھی یہی ہے اور جو اپنی تقریر کے آخر میں پردہ کی خوبی کو بیان کرتے ہوئے تعلیم نسوان کے متعلق اپنا یہ خیال ظاہر کرتے ہیں کہ عورتوں کے لیے نصاب تعلیم کا موجودہ نصاب تعلیم سے بہتر تجویز کیا جانا نہایت ضروری ہے - پردہ جیسا آجکل موجود ہے ویسا ہی رہنا چاہیے ؛

لیڈی نے تو موجودہ تعلیم کی شرط لگائی ہے - مگر دیکھنا چاہیئے کہ موجودہ تعلیم نے یورپ اور امریکہ اور بالخصوص پیرس میں بےپردگی پر اور کیا رنگ چڑھایا ہے - پردہ وہی اور وہیں تک درست ہے - جو شریعت نے لگایا ہے اور نہایت ضروری ہے ایڈیٹر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ عورتوں کو

بیس۲۰ اکیس۲۱ برس کی ایک پرانی تحریر

(منقول از الحکم)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اشتہار بغرض تبلیغ و انذار

چونکہ قرآن شریف و احادیث صحیحہ نبویہ سے ظاہر و ثابت ہے۔ کہ ہر ایک شخص سے اپنے کنبے کی عورتوں وغیرہ کی نسبت جن پر وہ کسی قدر اختیار رکھتا ہے۔ سوال کیا جاوے گا۔ کہ آیا نیک راہ چلنے کی حالت میں اس نے ان کو سمجھایا۔ اور راہ راست کی ہدایت کی یا نہیں اس لئے میں نے قیامت کی باز پرس سے ڈر کر مناسب سمجھا کہ ان مستورات و دیگر متعلقین کو (جو ہمارے رشتہ دار و اقارب اور واسطہ دار ہیں۔ ان کی بد راہیوں و بدعتوں پر بذریعہ اشتہار ہذا کے خبردار کروں۔ کیونکہ میں دیکھتا ہوں۔ کہ ہمارے گھروں میں قسم قسم کی خراب رسمیں اور نالائق عادتیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے گلے کا ہار ہو رہی ہیں۔ اور ان بری رسموں اور خلاف شرع کاموں سے یہ لوگ ایسا پیار کرتے ہیں جیسا کہ نیک اور دینداری کے کاموں سے کرنا چاہیئے۔ ہر چند سمجھایا گیا۔ کچھ نہیں سنتے۔ ہر چند ڈرایا گیا۔ پر نہیں ڈرتے۔ اب چونکہ موت کا کچھ اعتبار نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے عذاب سے بڑھ کر اور کوئی عذاب نہیں۔ اس لئے ہم نے ان لوگوں کے برا ماننے اور برا کہنے اور ستانے یا دکھ دینے سے بالکل لاپرواہ ہو کر محض ہمدردی کی راہ سے حق نصیحت پورا کرنے کے لئے بذریعہ اس اشتہار کے ان کو اور دوسری مسلمان بہنوں اور بیبیوں کو خبردار کرنا چاہا۔ تاکہ ہماری گردن پر کوئی بوجھ باقی نہ رہ جائے۔ اور قیامت کے دن کوئی یہ نہ کہہ سکے۔ کہ ہم کو کسی نے نہیں سمجھایا۔ اور سیدھا راستہ نہیں بتایا۔ تو آج ہم کھول کر باواز بلند کہتے ہیں۔ کہ سیدھا راستہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے۔ یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دین اسلام کی راہ اختیار کی جاوے اور جو کچھ اللہ جلشانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت کی ہے۔ اس راہ سے نہ بائیں طرف منہ پھیریں اور نہ دائیں جانب۔ اور ٹھیک ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں۔ اور اس کے برخلاف کسی راہ کو اختیار نہ کریں۔ ہمارے گھروں میں جو بد رسمیں پڑ گئی ہیں اگرچہ وہ بہت ہیں۔ مگر چند موٹی موٹی رسمیں بیان کیجاتی ہیں تاکہ نیک بخت عورتیں خدا تعالیٰ سے ڈر کر ان کو چھوڑ دیں اور وہ یہ ہیں

۱- ماتم کی حالت میں جزع فزع اور نوحہ یعنی سیاپا۔ اور چیخیں مار کر رونا۔ اور بے صبری کے کلمات زبان پر لانا یہ سب ایسی باتیں ہیں۔ کہ جن کے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے۔ اور یہ سب رسمیں ہندوؤں سے لی گئی ہیں۔ جاہل مسلمانوں نے اپنے دین کو بھلا دیا اور ہندوؤں کی رسمیں اختیار کر لیں۔ کسی عزیز اور پیارے کی موت کی حالت میں مسلمانوں کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے۔ کہ صرف انا للہ وانا الیہ راجعون کہیں۔ یعنی ہم خدا کا مال اور ملک ہیں۔ اسے اختیار ہے جب چاہے اپنا مال لے لے۔ اور اگر رونا ہو۔ تو صرف آنکھوں سے آنسو بہانا جائز ہے۔ اور جو اس سے زیادہ کرے۔ وہ شیطان سے ہے

۲- دوم برابر ایک سال تک سوگ رکھنا اور نئی نئی عورتوں کے آنے کے وقت یا بعض خاص دنوں میں سیاپا کرنا اور باہم عورتوں کا سر ٹکرا کر چلا کر رونا اور کچھ کچھ منہ سے بھی بکواس کرنا اور پھر برابر ایک برس تک بعض چیزوں کا پکانا چھوڑ دینا اس عذر سے کہ ہمارے گھر میں یا ہماری برادری میں ماتم ہو گیا ہے یہ سب ناپاک رسمیں اور گناہ کی باتیں ہیں۔ جن سے پرہیز کرنا چاہیئے

۳- سیاپا کرنے کے دنوں میں بے جا خرچ بھی بہت ہوتے ہیں حرام خور عورتیں شیطان کی بہنیں جو دور دور سے سیاپا کرنے کے لئے آتی ہیں اور مکر و فریب سے منہ کو ڈھانک کر اور بھینسوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا کر چیخیں مار کر روتی ہیں ان کو اچھے اچھے کھانے کھلائے جاتے ہیں اور اگر مقدور ہو تو اپنی شیخی اور بڑائی جتلانے کے لئے صدہا روپیہ کا پلاؤ اور زردہ پکا کر برادری وغیرہ میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس غرض سے کہ لوگ واہ واہ کریں کہ فلاں شخص نے مرنے پر اچھی کرتوت دکھلائی اچھا نام پیدا کیا۔ سو یہ سب شیطانی طریق ہیں۔ جن سے توبہ کرنا لازم ہے۔

۴- اگر کسی عورت کا خاوند مر جائے۔ تو گو وہ عورت جوان ہی ہو دوسرا خاوند کرنا ایسا برا جانتی ہے۔ جیسا کوئی بڑا بھاری گناہ ہوتا ہے اور تمام عمر بیوہ اور رانڈ رہ کر یہ خیال کرتی ہے کہ میں نے بڑے ثواب کا کام کیا ہے۔ اور پاک دامن بیوی ہو گئی ہوں حالانکہ اس کے لئے بیوہ رہنا سخت گناہ کی بات ہے۔ عورتوں کے لئے بیوہ ہونے کی حالت میں خاوند کر لینا نہایت ثواب کی بات ہے۔ ایسی عورت حقیقت میں بڑی نیک بخت اور ولی ہے۔ جو بیوہ ہونے کی حالت میں برے برے خیالات سے ڈر کر کسی سے نکاح کر لے اور نابکار عورتوں کے لعن طعن سے نہ ڈرے۔ ایسی عورتیں جو خدا اور رسول کے حکم سے روکتی ہیں۔ خود لعنتی اور شیطان کی چیلیاں ہیں۔ جن کے ذریعہ سے شیطان اپنا کام چلاتا ہے۔ جس عورت کو اللہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پیارا ہے۔ اس کو چاہیئے۔ کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کرے اور یاد رکھے۔ کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صدہا درجہ بہتر ہے

۵- عورتوں میں ایک خراب عادت یہ بھی ہے۔ کہ وہ بات بات میں مردوں کی نافرمانی کرتی ہیں۔ اور ان کی اجازت بغیر ان کا مال خرچ کر دیتی ہیں اور ناراض ہونے کی حالت میں بہت کچھ برا بھلا ان کے حق میں کہہ دیتی ہیں۔ ایسی عورتیں اللہ اور رسول کے نزدیک لعنتی ہیں۔ ان کا نماز روزہ اور کوئی عمل منظور نہیں اللہ تعالےٰ صاف فرماتا ہے۔ کہ کوئی عورت نیک نہیں ہو سکتی جب تک پوری پوری خاوند کی فرمانبرداری نہ کرے اور دلی محبت سے اس کی تعظیم نہ بجا لاوے۔ اور پس پشت یعنی اس کے پیچھے اس کی خیرخواہ نہ ہو۔ اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ عورتوں پر لازم ہے۔ کہ اپنے مردوں کی تابعدار رہیں ورنہ ان کا کوئی عمل منظور نہیں اور نیز فرمایا ہے۔ کہ اگر غیر خدا کو سجدہ کرنا جائز ہوتا۔ تو میں حکم کرتا کہ عورتیں اپنے خاوندوں کو سجدہ کیا کریں اگر کوئی عورت اپنے خاوند کے حق میں کچھ بدزبانی کرتی ہے۔ یا اہانت کی نظر سے اس کو دیکھتی ہے۔ اور حکم ربانی سن کر بھی باز نہیں آتی۔ تو وہ لعنتی ہے۔ خدا اور رسول اس سے ناراض ہیں عورتوں کو چاہیئے کہ اپنے خاوند کا مال نہ چراویں اور نامحرم سے اپنے تئیں بچاویں۔ اور یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بجز خاوند اور ایسے لوگوں کے جن کے ساتھ نکاح جائز نہیں اور جتنے مرد ہیں ان سے پردہ کرنا ضروری ہے جو عورتیں نامحرم لوگوں سے پردہ نہیں کرتیں۔ شیطان ان کے ساتھ ساتھ ہے۔ عورتوں پر یہ بھی لازم ہے کہ بدکار اور بد وضع عورتوں کو اپنے گھروں میں نہ آنے دیں اور نہ ان کو اپنی خدمت میں رکھیں کیونکہ یہ سخت گناہ کی بات ہے کہ بدکار عورت نیک عورت کی ہم صحبت ہو

۶- عورتوں میں یہ بھی ایک بد عادت ہوتی ہے کہ جب کسی عورت کا خاوند کسی اپنی مصلحت کے لئے دوسرا نکاح کرنا چاہتا ہے۔ تو وہ عورت اور اس کے اقارب سخت ناراض ہوتے ہیں۔ اور گالیاں دیتے اور شور مچاتے ہیں اور اس بندہ خدا کو ناحق ستاتے ہیں۔ ایسی عورتیں اور ان کے اقارب بھی نابکار اور خراب ہیں کیونکہ اللہ جلشانہ نے اپنی حکمت کاملہ سے جس میں صدہا مصالح ہیں۔ مردوں کو اجازت دے رکھی ہے کہ وہ اپنی کسی ضرورت یا مصلحت کے وقت چار تک بیویاں کر لیں۔ پھر جو شخص اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق کوئی نکاح کرتا ہے۔ تو اس کو کیوں برا کہا جاوے۔ ایسی عورتیں اور ایسے ہی اس عادت والے اقارب جو خدا اور اس کے رسول کے حکموں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ نہایت مردود اور شیطان

کے بن بیٹھے ہیں۔ کیونکہ وہ خدا اور رسول کے فرمودہ سے منہ پھیر کر اپنے رب کریم سے لڑائی کرنا چاہتے ہیں۔ اور اگر کسی نیک دل مسلمان کے گھر میں ایسی بدذات بیوی ہو۔ تو اسے مناسب ہے۔ کہ اس کو سزا دینے کے لئے دوسرا نکاح ضرور کرے۔

۷۔ بعض جاہل مسلمان اپنے ناطہ رشتہ کے وقت یہ دیکھ لیتے ہیں کہ جس کے ساتھ اپنی لڑکی کا نکاح کرنا منظور ہے اس کی پہلی بیوی موجود ہو تو ایسے شخص سے ہرگز نکاح کرنا نہیں چاہتے۔ سو یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ ایسے لوگ بھی صرف نام کے مسلمان ہیں۔ اور ایک طور سے وہ ان عورتوں کے مددگار ہیں جو اپنے خاوندوں کے دوسرے نکاح سے ناراض ہوتی ہیں۔ سو ان کو بھی خدا تعالےٰ سے ڈرنا چاہئیے

۸۔ ہماری قوم میں یہ بھی ایک بد رسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے۔ بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریقہ ہے۔ جو احکام شریعت کے بالکل برخلاف ہے۔ بنی آدم سب خدا تعالےٰ کے بندے ہیں۔ رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہئیے۔ کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے۔ وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے۔ اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں۔ جو موجب فتنہ ہو۔ اور یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یعنی تم میں سے خدا تعالےٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے۔ جو زیادہ تر پرہیزگار ہے

۹۔ ہماری قوم میں ایک یہ بھی بد رسم ہے۔ کہ شادیوں میں صدہا روپیہ کا فضول خرچ ہوتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں اور آتشبازی چلانا اور رنڈی بھڑوؤں ڈوم ڈھاڑیوں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے۔ ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے۔ اور گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ سو اس کے علاوہ شرع شریف میں تو صرف اتنا حکم ہے۔ کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے۔ یعنی چند دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے

۱۰۔ ہمارے گھروں میں شریعت کی پابندی میں بہت سستی کیجاتی ہے۔ بعض عورتیں زکواۃ دینے کے لائق ہیں۔ اور بہت سا زیور ان کے پاس ہے۔ مگر وہ زکواۃ نہیں دیتیں۔ بعض عورتیں نماز روزہ کے ادا کرنے میں بہت کوتاہی کرتی ہیں۔ بعض عورتیں شرک کی رسمیں بجالاتی ہیں۔ جیسے چیچک کی پوجا۔ بعض فرضی بیویوں کی پوجا کرتی ہیں۔ بعض ایسی نیازیں دیتی ہیں۔ جن میں یہ شرط لگا دیتی ہیں کہ عورتیں کھاویں کوئی مرد نہ کھاوے۔ یا حقہ نوش نہ کھاوے۔ بعض جمعرات کی چوکی بھرتی ہیں مگر یاد رکھنا چاہئیے کہ یہ سب شیطانی طریق ہیں۔ ہم صرف خالص اللہ کے لئے ان لوگوں کو نصیحت کرتے ہیں کہ آؤ خدا تعالےٰ سے ڈرو۔ ورنہ مرنے کے بعد ذلت اور رسوائی سے سخت عذاب میں پڑوگے۔ اور اس غضب الٰہی میں مبتلا ہو جاؤگے۔ جس کی انتہا نہیں۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ

خاکسار

میرزا غلام احمد از قادیان

تازہ اخبار

تار خبر از لنڈن۔ ۳۔ جولائی ۱۹۰۵ء۔ روس میں جابجا بے امنی پھیلنے کی تاریں آرہی ہیں۔ روس کے دار السلطنت سینٹ پیٹرزبرگ میں مزدوروں نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے پچاس ہزار فوج شہر میں موجود ہے۔

شہر واشنگٹن میں صلح کی کمیٹی بیٹھے گی۔ سرکاری طور پر مشتہر ہو گیا کہ روس کی طرف سے کونٹ موراویف اور بیرن روزن مقرر ہوگئے اور جاپان کی طرف سے بیرن کومورا اور ایم تاکاھیرا

بخارا میں طاعون پڑ گیا ہے۔ لوگ شہر چھوڑ کر بھاگے جا رہے ہیں

امیر کابل نے ۴۴ آدمی منتخب کرنے کا حکم دیا ہے یہ لوگ یورپ اور امریکا کے مختلف ممالک میں بھیجے جائیں گے

شاہزادہ عنایت اللہ خاں حاکم کابل مقرر ہوا ہے کابل میں دو کانداروں کے باٹ پڑتال کئے گئے۔ جن کے وزن کم ہوں۔ ان کے واسطے سخت سزا کا حکم ہے

تار خبر از لنڈن۔ ۳۔ جولائی ۱۹۰۵ء۔ اوڈیسہ کی بغاوت میں چھ ہزار آدمی قتل ہوئے

سینٹ پیٹرزبرگ میں بلوہ ہوا۔ پولیس بے طاقت ہوگئی فوج کو پتھر مارے گئے۔ خرسوں میں فوج نے اپنے افسروں کو قتل کر دیا

امیر کابل کی طرف سے بلخ میں جو حاکم تھا وہ قتل کیا گیا سردار احمد خاں گورنر قندھار فوت ہوگیا

روسی جہاز پروٹ کے ملاحوں نے بغاوت کی۔ دو افسروں کو قتل کر دیا اور باقیوں کو گرفتار کر دیا

تار خبر از لنڈن۔ ۴۔ جولائی ۱۹۰۵ء۔ روسیوں اور جاپانیوں کے درمیان تین دن سخت جنگ ہوئی۔ ہر دو طرف سے بہت جانوں کا نقصان ہوا

تار خبر از لنڈن۔ ۵۔ جولائی ۱۹۰۵ء۔ اٹلی کی بڑی ملکہ جاپان دیکھنے کی طیاری کر رہی ہے جاپان نے زلزلہ زدگان ہند کے واسطے مبلغ سولہ ہزار چار سو چونتیس روپیہ روانہ کیا ہے

شاہزادہ ویلز کی سیاحت ہند کا پروگرام شائع ہوگیا ہے۔ ۹ نومبر ۱۹۰۵ء کو بمبئی پہنچیں گے۔ ۱۹ مارچ ۱۹۰۶ء کو کراچی کے راہ سے واپس ولایت جائیں گے۔ ۲۸ دسمبر سے یکم جنوری تک لاہور ٹھہریں گے

۳۰ جون ۱۹۰۵ء کی رات کو گرم وادی میں ایک ہیڈ کلرک کے ہاں چور پڑے۔ ایک نوکر نے تاڑ لیا۔ چوروں نے اس پر حملہ کیا اور اس کو قتل کر دیا

لارڈ ایمپتھل کو معہ لیڈی نظام حیدر آباد نے مدعو کیا ہے۔ لارڈ موصوف نے دعوت منظور فرمائی ہے

سلطنت فرانس نے گرجے کو گورنمنٹ سے علیحدہ کر دیا یعنی مذہبی معاملات کا کوئی تعلق سلطنت کے ساتھ نہیں رہیگا یہ بھی ایک نیک فال ہے۔ کہ اب عیسوی مذہب دن بدن زوال پکڑتا جاتا ہے۔

۲۳۔ جون ۱۹۰۵ء۔ جاپانی شہزادہ کو لنڈن میں مسٹر بیلفور نے دعوت دی۔ شاہزادہ نے انگریزی میں تقریر کی اور انگریزوں کے ساتھ رابطہ اتحاد کے بڑھنے کا تذکرہ کیا

ڈاکٹر رامانند صاحب لکھتے ہیں کہ بمبئی بندر پر میں نے بچشم خود دیکھا ہے۔ دو جہاز ولایت سے شراب کے آئے تھے۔ جن میں پانچ کروڑ روپیہ کی شراب بھری ہوئی تھی۔ میں نے ایک جہاز کے ملازم سے انگریزی میں پوچھا کہ یہ شراب ہندوستان کے لئے آئی ہے۔ اس نے کہا کہ ہفتہ وار آتی ہے

پنجاب یونیورسٹی کے جدید قواعد کے بموجب پرائیویٹ طلباء کسی انٹرنس اگزامینیشن میں شامل نہیں ہو سکیں گے۔ ہاں مندرجہ حالتوں میں سنڈیکیٹ کی خاص اجازت لینی ہوگی (الف) مستورات کے لئے (ب) یونانا فایدا استادوں کے لئے (ج) قانونی پیشہ اصحاب کے لئے (د) کالجوں کے ایسے طلباء کے لئے جنہوں نے مجوزہ کورس امتحان مذکور کے لئے پورا کر لیا ہو۔ بشرطیکہ اس امتحان میں داخل ہونے کے لئے کالج چھوڑنے کی تاریخ سے تین سال کے اندر اندر سفارش کیجائے۔ "علاوہ ان چار قسموں کے طلباء کے اور کسی کو بھی پرائیویٹ طور پر کسی امتحان میں شامل ہونے کی اجازت نہیں دیجائیگی بجز امتحان انٹرنس کے جس کو اب میٹریکیولیشن اگزامینیشن کہا جائیگا

تحصیل کیتھل میں ایک عجیب بیماری ظاہر ہوئی ہے کہ پہلے ہتھیلی میں کھجلاہٹ ہوتی ہے۔ اور پھر مریض ہنستے ہنستے مرجاتا ہے (نامہ نگار)

امیر صاحب کابل نے چونکہ اکتوبر ۱۹۰۱ء سے اپنے وظیفہ کی رقم وصول نہیں کی۔ اس لئے یہ رقم چالیس پچاس لاکھ پونڈ کے مابین ہو گئی ہے۔ جس کو وہ عنقریب وصول کریں گے

۲۸۔ جون کا زلزلہ وادی کانگڑہ میں ایسا شدید محسوس ہوا کہ لوگ بدحواس ہو گئے۔ اور عورتیں اور بچے چیخنے لگے

تار خبر از لنڈن۔ ۱۲ جولائی ۱۹۰۵ء۔ برطانیہ۔ امریکہ اور جرمنی ہر ایک نے ایک ایک کروڑ روپیہ جاپان کو قرضہ دینا منظور کیا ۴½ فیصدی سود ہوگا

لارڈ لینڈ ڈون نے شاہزادہ جاپان کیخاطر ایک دعوت کی

آفریدیوں کے ایک گروہ نے شاہ بیخیل تحصیل پشاور پر حملہ کیا۔ اور مالک کی دو لڑکیاں جن کی شادی تھی۔ لے گئے (سول ملٹری گزٹ)

مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان

۱۔ فضل الدین طالب علم سوم مڈل برادر ڈاکٹر محمد دین صاحب کو مبلغ عا روپیہ ماہوار کی امداد مدرسہ فنڈ سے دی گئی
۲۔ زلیخا خاں طالب علم جماعت پنجم پرائمری کو علاوہ امداد فیس کے للعہ ماہوار وظیفہ کی امداد دی گئی
۳۔ چونکہ موجودہ قواعد کے لحاظ سے سردست کالج کی جماعت کوئی نہیں رہی۔ اس واسطے مولوی شیر علی صاحب بی۔اے مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر مقرر ہوئے۔ لیکن انتظام میں سہولت کے واسطے مڈل ڈیپارٹمنٹ کا چارج شیخ عبدالحق صاحب بی۔اے۔ سیکنڈ ماسٹر کے سپرد کیا گیا۔ امید ہے کہ یہ تبدیلی مدرسہ کے اندرونی انتظام کے واسطے بہت فائدہ مند ہوگی
۴۔ احاطہ مدرسہ میں دو نئے کمرے بن رہے ہیں۔ جن کا بمتابعت ضروری ہے۔ عمارت فنڈ میں روپے کی بہت ضرورت ہے
۵۔ ایک مسکین طالب علم عطر دین نام کو ہے کا ماہوار وظیفہ دیا گیا
۶۔ سامان ورزش کے واسطے مبلغ عہ منظور کئے گئے
۷۔ مدرسہ کے اسٹاف میں ایک نیا مدرس بمشاہرہ عہ ماہوار اور ایک ورزش ماسٹر بمشاہرہ عہ ماہوار ملازم رکھے گئے
۸۔ نثار احمد طالب علم کو مبلغ ہے ماہوار وظیفہ دیا گیا
۹۔ بورڈنگ ہوس کے واسطے پاخانے بنوانے کے واسطے بجائے ایک سو روپیہ کے مبلغ ماعہ روپیہ منظور کیا گیا

نوٹ۔ مدرسہ کے متعلق مندرجہ بالا خبریں کیا ہیں۔ گویا خرچ پر خرچ کی ایک فہرست ہے۔ کہیں طلباء کے وظائف کہیں عمارت کہیں نئے ملازم۔ کہیں سامان۔ یہ سب خبریں قوم کو اس طرف توجہ دلاتی ہیں۔ کہ مدرسہ کے واسطے روپیہ کی کس قدر ضرورت ہے۔ اس بات کے بار بار لکھنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اس مدرسہ کا وجود بلحاظ دینی و دنیوی فوائد کے کس قدر ضروری ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کی طرف پوری توجہ کریں۔ اور نہیں تو کم از کم دو ماہ کی تنخواہ یعنی قریباً آٹھ سو روپیہ ہر وقت جمع رہنا چاہیئے

انصار بدر

۔ مخدومی عبدالعزیز صاحب تحصیلدار پالم پور نے اپنے ہمشیرہ زادہ جناب علی احمد خاں صاحب کے نام اخبار جاری کرایا ہے
۲۔ جناب گلاب خان صاحب احمدی سب پوسٹماسٹر روالپنڈی شامل خریداران ہوئے۔ اور پہلا پرچہ بذریعہ وی پی طلب کیا
۳۔ مخدومی عزیز الرحمن صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک پرچہ بنام سید محمد ظفر شاہ صاحب جاری کر دیں
۴۔ برادر سلطان حامد خاں صاحب قتال پورے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ایک پرچہ بدر بذریعہ وی پی بنام میاں غلام رسول صاحب جاری کر دیں
۵۔ میاں اللہ دتا صاحب راجپوت مقام بلہڑوال ضلع امرتسر شامل خریداران ہوئے
۶۔ منشی محمد حسین صاحب۔ منشی فاضل مدرس فارسی موگہ ضلع فیروزپور شامل زمرۂ خریداران ہوئے
۷۔ ماسٹر وزیر الدین صاحب نے ایک اخبار بنام مولوی جان محمد صاحب تحصیلدار جاری کرایا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء
۸۔ منشی چوہدری رستم علی صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ نے انبالہ سے دو خریدار شیخ عبداللہ و میاں عبدالرحیم صاحب بہم پہنچائے ہیں۔ خدا تعالےٰ آپ کو نیک کاموں کی توفیق عطا فرماوے
۹۔ برادرم غلام احمد صاحب کریام نے بنام میاں بدر دین صاحب ضلع ہوشیارپور اخبار وی پی جاری کرایا ہے
۱۰۔ علاوہ ازیں جناب احمد دین صاحب نارووال خلیفہ عبدالرحیم صاحب امرتسر۔ فضل الدین صاحب احمدی ظفروال نے شامل خریداران بدر ہو کر کارخانہ بدر کو مشکور فرمایا
۱۱۔ مولوی فضل الدین صاحب و غلام رسول صاحب خوشاب داخل خریداران بدر ہوئے ہیں
۱۲۔ منشی عبدالعزیز صاحب برانچ پوسٹ ماسٹر تلونڈی چودہریاں نے جو کہ تاحال غیر احمدی ہیں۔ اخبار بدر و الحکم بذریعہ وی پی جاری کرایا ہے۔ ہم ان کی اس کوشش اور کار خیر کے عوض میں جو آپ نے کیا ہے۔ خدا سے دعاء کرتے ہیں۔ کہ خداوند کریم ان کو ہدایت دے۔ اور اس امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پورے طور پر شناخت کی توفیق دیوے۔ کیونکہ سب توفیق اللہ تعالےٰ کے ہاتھ میں ہے۔ والسلام۔ خاکسار محمد نصیب محرر دفتر بدر قادیان

کتاب انوار اللہ۔ جس کا ریویو ہم نے کسی گذشتہ پرچہ میں کیا تھا۔ بمعہ کتاب انوار اللہ کے ایک اور جواب مصنفہ مولوی صفدر حسین صاحب اور کرزن گزٹ کے دو کالموں کے جواب مصنفہ میر مردان علی صاحب جناب دوست محمد خاں صاحب مالک مطبع عزیز دکن حیدرآباد سے مل سکتی ہے
کتاب انوار اللہ کی چند کاپیاں دفتر بدر میں بھی ہیں ۔۸ر فی جلد کے حساب سے مل سکتی ہیں۔

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام خریدار	شہر	قیمت
۱۹ جون ۱۹۰۵ء	۶۸۵	منشی ہدایت اللہ صاحب	ہوتی	عہ
"	۶۷۷	شاہزادہ سلطان اسد جان صاحب	لاہور	عہ
"	۶۷۲	منشی شوق محمد صاحب محرر	لاہور	عہ
"	۵۵۲	مہر اکبر صاحب	ہوتی	عہ
۲۰	ع	شیخ احمد صاحب	حیدرآباد دکن	عہ
۲۶	۷	میاں سربلند خانصاحب	ٹنوٹلی	ے
"	۲۷۹	عبداللہ بن امام الدین صاحب	بیتالپور	عہ
"	ع	ڈاکٹر یعقوب خانصاحب	مونہ	عہ
"	۳۷۶	میاں غلام احمد صاحب	کریام	عہ
"	۶۸۹	شیخ نور احمد صاحب	لاہور	عا
"	ع	نامعلوم الاسم معرفت حکیم فضلدین صاحب		عہ
۲۷	ع	میاں عبداللہ صاحب	چک ۲۸۴	عہ
"	۷۵۴	میاں عبدالعزیز خانصاحب	گشتیا گیر	عہ

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	ماعہ	دعہ	دعہ	دعہ	عہ
نصف صفحہ	دعہ	دعہ	دعہ	عہ	عہ
پورا کالم	عہ	عہ	عہ	عہ	ے
نصف کالم	عہ	عہ	عہ	للعہ	عا
ربع کالم	عہ	ہے	عہ	ہے	عہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر لیکن عہ سے کم اجرت کا اشتہار نہیں لیا جاویگا۔ ضمیمہ بحساب ۔ سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کرکے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لیں۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاویگا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ ۲۵ روپیہ سے کم نہ ہو جن کے اشتہار کی اجرت عہ روپیہ سالانہ ہو گی ان کو اخبار مفت لیکن محصول ڈاک انہیں دینا پڑیگا

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر کے لئے چھاپا گیا
تاریخ اشاعت ۱۰ جولائی ۱۹۰۵ء